بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۹م
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۔ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم سہ شنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۲۷ تبوک ۱۳۴۵ ہش ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۸۶ھ ۲۷ ستمبر ۱۹۶۶ء	نمبر ۲۲۴

اخبار احمدیہ

ــ ربوہ ۲۶ ستمبر ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

ــ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقف زندگی طلبا کا انٹرویو انشاء اللہ یکم اکتوبر کو صبح سات بجے دفتر وکالت دیوان ربوہ میں ہوگا ۔ داخلہ کا معیار کم از کم میٹرک ہے ۔ الیف ۔ اے اور بی ۔ اے پاس طلبا کو بھی داخل کیا جاتا ہے ۔ جو طلبہ پہلے انٹرویو میں شامل نہیں ہوئے یکم اکتوبر کو صبح ۷ بجے دفتر وکالت دیوان میں ضرور تشریف لے آئیں ۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ــ ربوہ ۲۶ ستمبر ۔ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے برادر نسبتی مکرم جناب مرزا اکمل بیگ صاحب لاہور میں بیمار ہیں ۔ احباب جماعت خاص توجہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین ۔

ــ مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۶۶ء بروز منگل بعد نماز مغرب مسجد گول بازار میں مجلس خدام الاحمدیہ گول بازار کے تحت ایک اہم اجلاس عام منعقد کیا جا رہا ہے ۔ جس میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ خدام سے خطاب فرمائیں گے ربوہ کے تمام خدام اور اطفال سے شمولیت کی درخواست ہے
(منتظم اشاعت خدام الاحمدیہ ربوہ)

دُعا کی تحریک

ربوہ ــ محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کو مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۶۶ء بروز جمعرات آٹھ بجے شام تقریباً ۵ ماہ کے بعد اچانک درد پتہ کا شدید دورہ ہوا جو دو گھنٹہ جاری رہا ۔ ٹیکہ کے بعد کچھ سکون ہوا مگر اس کے بعد سے کمزوری بہت ہے ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے محترمہ بیگم صاحبہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور کامل صحت و عافیت کے ساتھ آپ کی عمر میں بے حد برکت ڈالے اور ہر آن ہمیشہ ہی آپ کا حافظ و ناصر رہے آمین اللّٰھم آمین ۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جس گھڑی کا وارد ہونا نہایت یقینی ہے اسے فراموش مت کرو

ہر وقت ایسے ہو کہ گویا تیار ہو معلوم نہیں کہ وہ گھڑی کب آجائے

"جس دن کا آنا نہایت ضروری اور جس گھڑی کا وارد ہو جانا نہایت یقینی ہے اُس کو فراموش مت کرو ۔ اور ہر وقت ایسے رہو کہ گویا تیار رہو ۔ کیونکہ نہیں معلوم کہ وہ دن اور گھڑی کس وقت آجائے گی ۔ سو اپنے وقتوں کی محافظت کرو اور اس سے ڈرتے رہو جس کے تصرف میں سب کچھ ہے ۔ جو شخص قبل از بلا ڈرتا ہے اُس کو امن دیا جائے گا ۔ کیونکہ جو شخص بلا سے پہلے دنیا کی خوشیوں میں مست ہو رہا ہے وہ ہمیشہ کے لئے دکھوں میں ڈالا جائیگا جو شخص اس قادر سے ڈرتا ہے ، اس کے حکموں کی عزت کرتا ہے پس اس کو عزت دی جائے گی ۔ جو شخص نہیں ڈرتا اس کو ذلیل کیا جائے گا ۔ دنیا بہت ہی تھوڑا وقت ہے ۔

بے وقوف وہ شخص ہے جو اس (دنیا) سے دل لگاوے اور نادان ہے وہ آدمی جو اس کے لئے اپنے رب کریم کو ناراض کرے ۔ سو ہوشیار ہو جاؤ تا غیب سے قوت پاؤ ۔ دعا بہت کرتے رہو اور عاجزی کو اپنی خصلت بناؤ ۔ جو دعا صرف رسم اور عادت کے طور پر زبان سے کی جاتی ہے وہ کچھ بھی چیز نہیں ۔ جب دعا کرو تو بجز صلوٰۃ فرض کے یہ دستور رکھو کہ اپنی خلوت میں جاؤ اور اپنی زبان میں نہایت عاجزی کے ساتھ جیسے ایک ادنےٰ سے ادنےٰ بندہ ہوتا ہے خدا تعالیٰ کے حضور میں دعا کرو کہ :۔

اے رب العالمین ! تیرے احسان کا میں شکر نہیں کر سکتا ۔ تو نہایت رحیم و کریم ہے اور تیرے بے نہایت مجھ پر احسان ہیں میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہو جاوے ۔ میں تیرے وجہ کریم کے ساتھ اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو ۔ رحم فرما اور دنیا و آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے ۔ آمین ثم آمین"

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ ستمبر ۶۶ء

تجدید و احیائے دین کی حقیقت

(۲)

جو لوگ نبوت کو مزاجِ نبوت کہتے ہیں ان کے نزدیک مزاجِ نبوت کے قریب ہونے کے معنی سوا اس کے کوئی نہیں ہو سکتے کہ ایسے لوگوں میں ایک خاص دینی ملکہ ہوتا ہے جس کے ذریعہ وہ تجدید و احیائے دین کا کام سرانجام دیتے ہیں ورنہ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی رہنمائی حاصل نہیں ہوتی۔ چنانچہ جناب عبدالحمید صاحب صدیقی نے ترجمان القرآن کے ستمبر کے پرچہ میں "تجدید مذہب کے مقاصد اور اس کی ذمہ داریاں" کے زیر عنوان جو مقالہ سپردِ قلم کیا ہے وہ اپنی تمام تفاصیل کے باوجود یہی تصور دیتا ہے کہ مجدد کے کام میں الٰہی رہنمائی کا کوئی مقام نہیں ہے۔ انہوں نے بھی دراصل مودودی صاحب ہی کی بات کو ذرا تفصیل سے بیان کر دیا ہے جس کا حوالہ ہم گزشتہ اشاعت میں درج کر چکے ہیں۔ وہ بھی اسی بات پر زور دیتے ہیں کہ :-

"پل صراط" جس سے گزر کر آخرت میں فائز المرام ہوتا ہے اس کے متعلق عام تاثر یہی ہے کہ وہ تلوار سے زیادہ تیز اور بال سے زیادہ باریک ہے۔ آخروی زندگی کی سرحد شروع ہونے سے پہلے اگر کوئی کام "پل صراط" عبور کرنے کی طرح اہم نازک اور صبر آزما ہے تو وہ تجدیدِ دین کا کام ہے۔

ان دونوں میدانوں میں انسانوں کو غیر معمولی حزم و احتیاط کے ساتھ قدم اٹھانے پڑتے ہیں اور ذرا سی بھی بے احتیاطی اُسے ناکام و نامُراد بنا دیتی ہے۔ اگر آپ ان دونوں مراحل کی نوعیت پر غور کریں تو آپ اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ ان میں ایک طرف تو کسی شخص صبر و ثبات کے ساتھ قدم آگے بڑھانے پڑتے ہیں اور دوسری طرف اسے توازن برقرار رکھنا پڑتا ہے۔ اگر ان میں سے کسی ایک پہلو میں بھی کوئی لغزش ہو جائے تو بڑے تباہ کُن نتائج برآمد ہوتے ہیں۔" (ترجمان القرآن ستمبر ۶۶ء صفحہ ۳۷)

اس کے بعد صدیقی صاحب ان دشواریوں کا ذکر فرماتے ہیں جو ایک مجدد کو پیش آ سکتی ہے۔ آپ زمانہ حال کی دو مثالیں لیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ :-

"ہم نے ماضی میں سے چند مثالیں دینے کی بجائے زمانۂ حال کے کچھ واقعات صرف اس لئے درج کئے ہیں کہ تجدید و احیائے دین کے کام کی نوعیت اور اس کی بھاری ذمہ داریوں کی نزاکت کا کچھ اندازہ ہو سکے۔ جب جاہلیت کسی قوم پر یلغار کر کے اُس کے پورے نظامِ زندگی میں سرایت کر جائے تو اس وقت سب سے پہلے جاہلیت کے زور کو توڑنے کے لئے اُس کے ساتھ پنجہ آزمائی کرنا پڑتی ہے اور یہ کام اُسی صورت میں کیا جا سکتا ہے جب ہمیں اس کی قوت کا پوری طرح اندازہ ہو۔ اس کے کمزور محاذوں کا اچھی طرح علم ہو، اس کے حملوں کی تکنیک اور اس کی سازشوں کے انداز سے پُوری پُوری واقفیت ہو اور پھر اس قوت کا مقابلہ کرنے کا عزم، اس سے نبرد آزما ہونے کا حوصلہ اور تدبّر ہو۔ وقت کے تقاضوں کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ ایک مجدّد کو اُس دین اور مذہب کے اندر بھی گہری بصیرت حاصل ہونی چاہیئے جس کی تجدید کا عزم لے کر وہ اٹھتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ اس دین اور مذہب کے مقصد و منہاج، اُس کے مزاج، اس کے تاریخی ارتقاء کو کماحقہٗ نہیں سمجھتا تو وہ تجدید کے نازک فرض کو حُسنِ نیت اور اخلاص کے باوجود بخوبی سرانجام نہیں دے سکتا۔" (ایضاً صفحہ ۴۲-۴۳)

پھر آپ فرماتے ہیں :-

"مجدد کے لئے تیسری بڑی چیز خدا خوفی، نیکی، پرہیزگاری اور للّٰہیت کے اہلِ رائے کا اعتماد ہے۔ دین محض علم کا نام نہیں بلکہ اس میں عمل بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ علم۔ اگر ایک شخص اللہ کے دین کی تجدید کا دعوٰے کرتا ہے تو اس کی دعوت کی طرف لوگ اس وقت تک کبھی متوجہ نہ ہوں گے جب تک کہ اس کی زندگی میں وہ دین کی پوری جھلک نہ دیکھ لیں۔ کسی شخص کی محض دینی معلومات کی وسعت لوگوں کو اس کا عقیدت مند نہیں بنا سکتی۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے لوگوں کو اس امر کا اطمینان ہونا چاہیئے کہ یہ شخص جو تجدید دین کے لئے جد و جہد کر رہا ہے اسے واقعی اللہ کے دین سے گہری محبت ہے، اپنے خالق و مالک پر یقین کامل ہے اور نبی برحق صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا سچا جذبہ موجود ہے۔ اس کے علاوہ اس کی اس سعی و جہد کا مقصود کچھ ذاتی منافع یا عزّت و شہرت کا حصول نہیں بلکہ محض مالک الملک کی رضا جوئی ہے۔ اپنے خالق و مالک کے ساتھ اس کا گہرا تعلق ہے اور وہ صرف اس کے اعتماد اور بھروسے پر اِس فرض کو سرانجام دے رہا ہے۔ تاریخ کے اوراق اس حقیقت پر شاہد ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے دین کا کام ننھی منی چڑیوں، جانوروں، ہواؤں سے تو لے لیا ہے لیکن کبھی بھی خدا سے غافل لوگوں سے نہیں لیا۔ دین کی سب سے زیادہ خدمت اُنہی لوگوں نے کی ہے جو بڑے متقی، پرہیزگار، قانع، احکامِ الٰہی کے پابند اور مخلص تھے۔ مجرد وسعتِ علمی کو کبھی کوئی مقام حاصل نہیں ہوا۔ ابو الفضل اور فیضی کی وسیع علمی معلومات اور اُن کی ذہانت و فطانت سے کون انکار کر سکتا ہے۔ زبان پر انہیں عبور تھا، منطق اور فلسفہ کے یہ لوگ ماہر تھے بات کرنے کا ڈھنگ انہیں آتا تھا لیکن اس کے باوجود مجددیت کی خلعت سے مجدّد الف ثانی نوازے گئے۔ اس کی وجہ ایک ہی ہے کہ مجدّد صاحب کے دل میں دین کی سچی تڑپ موجود تھی اور اُن کے مقابلے میں ابو الفضل اور فیضی کے سامنے بادشاہ کی خوشنودی اور اس کے نتیجے میں دنیاوی عز و جاہ اور مادی منافع کا حصول تھا۔ دین کی خدمت کا شرف انہیں خوش نصیب لوگوں کے حصے میں آیا ہے جنہوں نے دین کو ہی اپنی زندگی کا منتہائے مقصود اور گوہر مراد سمجھا ہے اور اسے کسی دوسرے مقصد کے لئے استعمال نہیں کیا۔" (ایضاً صفحہ ۴۶-۴۷)

یہ باتیں بے شک درست ہیں لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ایسا شخص اللہ تعالیٰ کی رہنمائی کے بغیر ہی یہ مزاج اور یہ نگاہ پا لیتا ہے۔ جہاں تک تقوےٰ کے لئے انسانی کوشش کا تعلق ہے بجا ہے لیکن تجدید و احیائے دین کا کام ایسا نہیں ہے کہ مجرّد صیانت یا محض تقوےٰ کی وجہ سے کوئی سرانجام دے سکے۔ اس کے معنی تو یہ ہوں گے کہ ہر انسان مجدد کے مقام پر اپنی کوشش سے فائز ہو سکتا ہے۔ یہی وہ مغالطہ ہے جس نے اسلام میں متجددین کی ایک کھیپ پیدا کر دی ہے جنہوں نے دین میں انتشار پیدا کیا ہے ع

نہ ہر کہ سر بہ تراشد قلندری داند

مودودی صاحب اور ان کے متبع جناب صدیقی صاحب کی باتوں سے یہی تاثر ملتا ہے کہ ہر شخص جو اپنے آپ میں وہ خوبیاں پیدا کر لے بغیر ادھر کے اشارے کے تجدید و احیائے دین کا کام کر سکتا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ہر وہ شخص جس کو الہام بھی ہوتا ہو وہ بھی لازماً مجدد یا امامِ وقت نہیں ہوتا۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"یہ صحیح نہیں ہے کہ ہر ایک شخص جس کو کوئی خواب سچّی آوے یا الہام کا دروازہ اس پر کھلا ہو وہ اس نام سے موسوم ہو سکتا ہے بلکہ امام کی حقیقت کوئی اور امر جامع اور حالت کاملہ تامہ ہے جس کی وجہ سے آسمان پر اس کا نام امام ہے؟ اور یہ تو ظاہر ہے کہ صرف تقوےٰ اور طہارت کی وجہ سے کوئی شخص امام نہیں کہلا سکتا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے واجعلنا للمتّقین اماماً پس اگر ہر ایک متقی امام ہے تو پھر تمام مومن متقی امام ہی ہوئے اور یہ امر منشاء آیت کے برخلاف ہے۔ اور ایسا ہی بموجب نص قرآن کریم کے ہر ایک ملہم اور صاحب رؤیا صادقہ امام نہیں ٹھہر سکتا کیونکہ قرآن کریم میں عام مومنین کے لئے یہ بشارت ہے کہ لھم البشریٰ فی الحیٰوۃ الدنیا یعنی دنیا

(باقی دیکھیں صفحہ ۴ پر)

اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس اور اسکی عظمت کا اقرار و اظہار

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کا جلال ظاہر ہو" اور اسکی عظمت و جبروت کا اہلِ دُنیا کو علم ہو"

(المسیح الموعودؑ)

(محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے ربوہ)

قدرتوں والا خدا ہر نقص عیب اور خامی سے پاک ہے۔ کوئی کمی اور عیب اسکی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ وہ ہر خوبی اور کمال کا جامع ہے اور ہر بات پر قادر۔ اسی لئے اس کی تعریف میں دنیا کی ہر چیز رطب اللسان اور اس کی تقدیس و تحمید میں مصروف ہے جیسا کہ آیتِ ذیل میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ
السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَ
مَنْ فِيْهِنَّ وَاِنْ مِّنْ
شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ
بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ
تَسْبِيْحَهُمْ اِنَّهٗ كَانَ
حَلِيْمًا غَفُوْرًا۔
(اسرائیل ع۵)

یعنی "ساتوں آسمان اور زمین اور جو ان میں خدا کی مخلوق ہے اس کی تسبیح کرتی ہے اور دنیا کی ہر چیز اس کی تعریف میں رطب اللسان ہوتی ہوئی اس کی تسبیح کرتی ہے لیکن تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے وہ یقیناً پردہ پوشی کرنے والا اور بہت ہی بخشنے والا ہے"۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ زمین اور آسمان کی ہر شَے اپنے عمل سے اس کی تسبیح و تقدیس میں مصروف ہے۔ ہر چیز اسی کی مخلوق ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے مقرر کردہ قوانینِ قدرت کی تابع ہو کر اسی کے اشاروں پر چلتی ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ مومنوں کو بار بار اور کثرت کے ساتھ تسبیح و تحمید کی تلقین فرماتا ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر اس بارہ میں فرماتا ہے۔ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى (الاعلیٰ) "اپنے بزرگ و برتر رب کے نام کا بے عیب ہونا بیان کر" پھر فرماتا ہے فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ (النصر) "اس وقت تو اپنے رب کی تعریف کے ساتھ ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کرنے میں مشغول ہو جا اور اس سے استغفار کر" اور فرماتا ہے فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ (الواقعہ) "پس تو اپنے عظمت والے رب کے نام کے ذریعہ سے تسبیح کر" نیز یہ کہ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا (الفرقان) اور تو اس پر توکل کر جو زندہ ہے (اور سب کو زندہ رکھتا ہے) کبھی نہیں مرتا۔ اور اسکی تعریف کے ساتھ ساتھ اس کی تسبیح بھی کر اور وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے خوب واقف ہے"۔ ان آیات میں اللہ تعالےٰ تسبیح و تحمید کی تاکید فرماتا ہے۔ اور پھر اوقات تسبیح کی وضاحت کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ
وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ
وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا وَ
مِنْ آنَائِ الَّيْلِ
فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ
(طٰہٰ ع۸)

"پس جو کچھ یہ لوگ کہتے ہیں تو اس پر صبر کر (کیونکہ تیرے رب کی سنت یہی ہے کہ رحم سے کام لیا جائے) اور سورج کے چڑھنے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے اس کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کیا کر اور رات کے مختلف حصوں میں اور اسی طرح دن کے سب حصوں میں بھی اس کی تسبیح کیا کر تا کہ (اس کے فضل کو حاصل کر کے) تو خوش ہو جائے"۔

اور ایک اَور مقام پر اسی امر کے متعلق فرمایا ہے:-

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ
وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ وَمِنَ
الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ
السُّجُوْدِ۔

"اور سورج نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے اپنے رب کی تسبیح کیا کر اور رات کے وقت بھی اسکی تسبیح کیا کر اور ہر عبادت کے بعد بھی"۔

ان آیات پر غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ

ا۔ طلوع الشمس سے قبل
ب۔ سورج کے غروب ہونے سے قبل
ج۔ رات کی گھڑیوں میں
د۔ اطراف النہار یعنی دن کے مختلف اوقات میں۔

اور سا۔ نمازوں کے بعد

بالخصوص تسبیح و تحمید کی تاکید فرماتا ہے ان اوقات پر غور کرنے سے ان میں ایک قدر مشترک نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔ اور وہ یہ کہ ان اوقات سے تاریکی اور زوال کا تعلق ہے۔ طلوع الشمس سے قبل کی تاریکی سُورج کے طلوع سے دُور ہوتی ہے۔ تو ایک مومن کا دل شکر کے جذبات سے بھر جاتا ہے۔ اور اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اگر خدا تعالےٰ فضل نہ کرے تو انسان گردشِ کی تاریکیوں۔ پریشانیوں۔ مشکلات اور گمراہیوں سے کبھی نجات نہیں پا سکتا۔ پس وہ روحانی اور دنیاوی طور پر اسکی بھیجی ہوئی روشنی کا ہر آن محتاج ہے۔ اس وقت ایک مومن کو اپنی احتیاج کا شدید احساس پیدا ہوتا ہے۔ اور ساتھ ہی اس امر کی طرف دھیان جاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی مدد کے بغیر وہ کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ اور جو ہستی تاریکیوں، پریشانیوں اور مشکلات سے بالاتر ہے وہ خدا ہی کی ذات ہے اس پر اس کی زبان سے بے ساختہ سبحان اللہ کے الفاظ نکلتے ہیں۔ سورج کے غروب کے وقت بھی یہی خیال اس کے دل میں پیدا ہوتا ہے کہ دن بھر کی روشنی کے بعد اب پھر تاریکی سے دوچار ہو رہا ہوں۔ اس تاریکی کے بُرے اثرات سے خدا کے فضل کے بغیر محفوظ نہیں رہ سکتا۔ اللہ ہی کی ذات ہے جو ہر طرح کی تاریکیوں سے پاک اور نور ہی نور ہے۔ پھر بے ساختہ سبحان اللہ کے الفاظ اس کی زبان سے نکلتے ہیں۔ رات کی تاریکی میں بھی بار بار وہ خدا کی پناہ میں آتا ہے اور سبحان اللہ کے الفاظ دہراتا ہے۔ اطراف النہار میں کبھی سورج طلوع ہو رہا ہوتا ہے اور کبھی غروب۔ بار بار اس کے دل میں یہی خیال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی مدد کے بغیر میں تو کچھ بھی نہیں ہوں۔ پاک اسی کی ذات ہے جو لازوال ہے۔ دن بھر میں کئی بار وہ مشکلات سے دوچار ہوتا ہے۔ اس کے دل میں اپنی بے مائیگی اور کمتری کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی عظمت و جلال کا۔ بے ساختہ زبان سے سبحان اللہ کے الفاظ نکلتے ہیں کیونکہ اس کی مدد کے بغیر مشکلات دُور نہیں ہو سکتیں۔ دن کے وقت کی نمازوں کے اوقات ایسے ہیں جب انسان سے روشنی آہستہ آہستہ چھِن رہی ہوتی ہے۔ نمازِ ظہر کے وقت سُورج زوال پذیر ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ دھیان خدا کی طرف جاتا ہے اور بے ساختہ سبحان اللہ کے الفاظ مُنہ سے نکلتے ہیں کیونکہ صرف خدا کی ہستی ہے جو زوال پذیر نہیں ہے۔ نماز عصر کے وقت سورج کی تمازت ختم ہو چکی ہوتی ہے۔ اور وہ غروب ہونے کے قریب ہوتا ہے خیال پیدا ہوتا ہے کہ خدا ہی کی ہستی ایک ایسی ہستی ہے جس میں کسی قسم کی کمی واقع نہیں ہوتی۔ نماز مغرب کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ نماز عشاء کے وقت تاریکی مکمل طور پر چھا چکی ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس کی مدد کی احتیاج کا احساس اَور زیادہ شدید ہو جاتا ہے۔ انسان سبحان اللہ سبحان اللہ کہتا ہوا اسی کی پناہ میں آتا ہے۔ اور فجر کی نماز میں دل حمد سے بھر جاتا ہے کہ اسی نے رات کی تاریکیوں سے نجات دی اور ہر شر سے محفوظ رکھا۔

پس دن اور رات کے اکثر اوقات میں کثرت کے ساتھ تسبیح کی تاکید سے غرض یہ معلوم ہوتی ہے کہ انسان کے دل میں یہ احساس بار بار تازہ ہوتا رہے کہ وہ نہایت عاجز اور بے بس مخلوق ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل کے بغیر وہ ایک چیونٹی اور مکھی تک کے ضرر سے بھی بچ نہیں سکتا۔ پس اسے کبھی اپنے اعمال، اپنی عبادات اپنی تہجد گزاری اور شب بیداری اپنی خدماتِ دینی اور اپنی کوششوں پر ناز نہیں کرنا چاہیئے بلکہ اسکے دل میں ہر وقت اس امر کا احساس تازہ رہنا چاہیئے کہ عبادات اور نیک اعمال کی توفیق بھی خدا تعالےٰ ہی دیتا ہے۔ اور یہ

توفیق بھی اسی کا احسان ہوتا ہے۔ ورنہ میں تو بیحد عاجز اور کمزور انسان ہوں جو اس کی توفیق اور اس کے رحم و کرم کے بغیر ایک لمحہ کے لئے بھی زندہ نہیں رہ سکتا چہ جائیکہ کچھ کر سکوں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"انسان کو اپنے اعمال پر نازاں نہیں ہونا چاہیئے۔"

(البلاغ المبین)

اور کامل تذلّل اور انکسار کے ساتھ دعاؤں میں مصروف رہنے کی تاکید کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ ضروری اور بہت ضروری ہے کہ ہر شخص اللہ تعالےٰ سے پورے تذلّل اور انکسار کے ساتھ ہر وقت دُعا مانگتا رہے۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۶۲)

نیز حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جب انسان کو کامیابی حاصل ہوتی ہے اور عجز اور مصیبت کی حالت نہیں رہتی۔ تو جو شخص اس وقت انکسار کو اختیار کرے اور خدا کو یاد رکھے وہ کامل ہے۔"

(بدر ۲۔ اکتوبر ۱۹۱۱ء)

تذلّل اور انکسار کے احساس سے ایک انسان خدا تعالےٰ کے حضور نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ جُھکتا ہے۔ ایک بچّے کی طرح اپنے تئیں اس کی آغوش میں ڈال دیتا ہے اور اسی سے مدد چاہتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"انسان کی زاہدانہ زندگی کا بڑا بھاری معیار نماز ہے۔ وہ شخص جو خدا کے حضور نماز میں گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے۔ جیسے ایک بچّہ اپنی ماں کی گود میں چیخ چیخ کر روتا ہے اور اپنی ماں کی محبت اور شفقت کو محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح پر نماز میں تضرّع اور ابتہال کے ساتھ خدا کے حضور گڑگڑانے والا اپنے آپ کو ربوبیت کی عطوفت کی گود میں ڈال دیتا ہے۔"

(الحکم ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۰ء)

پس کثرت کے ساتھ تسبیح و تحمید کے حکم سے ایک غرض یہ معلوم ہوتی ہے کہ انسان اسکی راہ میں انتہائی تذلّل اختیار کرلے فنائیت کا جبّہ پہن لے اور اپنا سب کچھ اسی کی راہ میں قربان کر دے۔

اور اپنی بے مائیگی اور بے بسی کے خیال کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ زمین و آسمان کو پیدا کرنے والے خدا کی عظمت اور اس کے جلال کا احساس دل میں شدّت کے ساتھ پیدا ہو۔ یہ خیال کہ جو کچھ ہے خدا ہی خدا ہے اور وہ قدرتوں والا ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ زمین اور آسمان کے خزانے اسی کے قبضہ میں ہیں اور وہی ہم عاجز بندوں کو روحانی اور دنیاوی نعمتوں سے مالا مال کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی وہ مالک یوم الدین بھی ہے۔ جزاء اور سزا اسی کے اختیار میں ہے۔ اس کے رحم و کرم کے بغیر ایک انسان اس کی ناراضگی سے بچ نہیں سکتا۔ پس عبادت کے لائق وہی ہستی ہے۔ تسبیح و تحمید سے جہاں ایک طرف انسان کے دل میں اپنی بے بسی۔ بے مائیگی۔ تذلّل اور عجز کا شدید احساس پیدا ہوتا ہے وہاں ساتھ ہی خدا تعالےٰ کی عظمت و جبروت اور جلال کا تصوّر بھی ذہن میں پیدا ہو جاتا ہے اور دونوں احساسات کے ملنے سے خدا تعالےٰ کی طرف انابت اور اس کے لئے دل میں شدید محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کے حضور نہایت جوش کے ساتھ جُھکتا اور اسی کی یاد میں محو ہو جاتا ہے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کیفیّت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جب انسان میں اللہ تعالےٰ کی محبت جوش زن ہوتی ہے تو اس کا دل سمندر کی طرح موجیں مارتا ہے وہ ذکرِ الٰہی کرنے میں بے انتہا جوش اپنے اندر پاتا ہے۔"

(الحکم ۲۴۔ جون ۱۹۰۴ء)

اور جب ایک انسان کے دل میں خدا تعالےٰ سے شدید محبّت پیدا ہو جائے تو اس کے سب کام خدا کے لئے ہو جاتے ہیں وہ اپنی ہر خواہش کو اس کی خاطر قربان کرتے ہوئے اپنی تمام طاقتوں کو اس کی خاطر وقف کر دیتا اور جوش کے ساتھ خدمتِ دین میں مصروف ہو جاتا ہے۔ اور اس کی تمامتر کوشش یہی ہوتی ہے کہ دنیا خدا کو پہچان لے اور اس کی قدرتوں کی معرفت حاصل کرتے ہوئے اس کی محبت کا جوا اپنی گردن پر رکھ لے اور اس کی فرمانبردار بن جائے اس طرح خدا کی عظمت اور اس کا جلال دنیا میں ظاہر ہو۔ چنانچہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالےٰ کے نزدیک ولی اللہ اور صاحبِ برکات وہی شخص ہے جس کو یہ جوش حاصل ہو جائے اللہ تعالےٰ چاہتا ہے کہ اس کا جلال ظاہر ہو۔ نماز میں جو سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلیٰ کہا جاتا ہے وہ بھی خدا تعالےٰ کے جلال کے ظاہر ہونے کی تمنّا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی ایسی عظمت ہو جس کی نظیر نہ ہو۔ نماز میں تسبیح و تقدیس کرتے ہوئے یہی حالت ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ترغیب دی ہے کہ طبعاً جوش کے ساتھ اپنے کاموں سے اور اپنی کوششوں سے دکھا دے کہ اس کی عظمت کے برخلاف کوئی شَے مجھ پر غالب نہیں آ سکتی۔ یہ بڑی عبادت ہے جو لوگ اس کی مرضی کے مطابق جوش رکھتے ہیں وہی مؤید کہلاتے ہیں اور وہی برکتیں پاتے ہیں۔"

(بدر ۱۹۔ مارچ ۱۹۰۸ء)

پس ایک عبد جب اللہ تعالےٰ کے حضور صدق دل سے اپنی بندگی اور غلامی کا اعتراف کرتے ہوئے جُھکتا ہے تو وہ "اپنے کاموں" اور "اپنی کوششوں" یعنی عبادات، مجاہدات، ذکرِ الٰہی، تسبیح و تقدیس اور فدائیت و للّٰہیت سے اپنی بے بسی اور عجز اور خدا تعالےٰ کی عظمت اور اس کے جلال کا اقرار کرتا ہوا اسی میں کھو جاتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے اللہ تعالےٰ کی غرض یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کے تازہ بتازہ نشانات سے اللہ تعالےٰ کا جلال دنیا میں ظاہر ہو اور اسکی قدرتوں کی معرفت حاصل کر کے دنیا اسکی عظمت کو پہچانے اور اس کی دل سے قائل ہو جائے اس طرح کہ اسی کی محبت میں کھو جائے اور اسی میں محو ہو جائے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میں سچ کہتا ہوں کہ اس وقت آسمان باتیں کر رہا ہے۔ خدا چاہتا ہے کہ زمین کے رہنے والوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو جس طرح سے ہر ایک بادشاہ طبعاً چاہتا ہے کہ اس کا جلال ظاہر ہو اسی طرح الٰہی منشاء یونہی ہو رہا ہے کہ اس کی عظمت و جبروت کا اہلِ دنیا کا علم ہو اور وہ خدا جو پوشیدہ ہو رہا ہے دنیا پر اپنا ظہور دکھائے۔"

(الحکم ۱۰۔ مئی ۱۹۰۱ء)

پس کثرت کے ساتھ تسبیح و تحمید کیساتھ ساتھ ایک طرف ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم سب کے سب چھوٹے بڑے عورتیں مرد جوان اور بوڑھے خدا تعالےٰ کی تسبیح و تقدیس سے اپنے اندر ایک نیک تبدیلی پیدا کریں اور اس طرح اسلام کے رنگ میں رنگین ہو جائیں۔ دوسری طرف ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ تبلیغ و ارشاد میں رات دن منہمک رہ کر خدا سے روٹھی ہوئی دنیا کو اس کا اصل چہرہ دکھائیں اور اسے اس کے حُسن کی طرف مائل کریں تا دُنیا والے اپنے خدا کو پہچانیں اور اسی کی محبت میں چُور ہو کر اسی کے عبد بن جائیں۔ خدا کا جلال دنیا میں ظاہر ہو اور اس کی عظمت کی دنیا دل سے معترف ہو جائے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

کی زندگی میں مومنین کو یہ نعمت ملے گی کہ اکثر سچی خوابیں انہیں آیا کریں گی یا سچے الہام ان کو ہوا کریں گے۔ پھر قرآن شریف میں ایک دوسرے مقام میں ہے کہ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا۔ یعنی جو لوگ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور پھر استقامت اختیار کرتے ہیں فرشتے ان کو بشارت کے الہامات سُناتے رہتے ہیں اور ان کو تسلّی دیتے رہتے ہیں جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں کو بذریعہ الہام تسلی دی گئی لیکن قرآن ظاہر کر رہا ہے کہ اس قسم کے الہامات یا خوابیں عام مومنوں کے لئے ایک روحانی نعمت ہے خواہ وہ مرد ہوں یا عورت ہوں اور ان الہامات کے پانے سے وہ لوگ امامِ وقت سے مستغنی نہیں ہو سکتے اور اکثر یہ الہامات ان کے ذاتیات کے متعلق ہوتے ہیں اور علوم کا افاضہ ان کے ذریعہ سے نہیں ہوتا اور نہ کسی عظیم الشان تحدی کے لائق ہوتے ہیں اور بہت سے بھروسے کے قابل نہیں ہوتے بلکہ بعض وقت ٹھوکر کھانے کا موجب ہو جاتے ہیں اور جب تک امام کی دستگیری افاضۂ علوم نہ کرے تب تک ہرگز ہرگز خطرات سے امن نہیں ہوتا۔ اس امر کی شہادت صدر اسلام میں ہی موجود ہے کیونکہ ایک شخص جو قرآن شریف کا کاتب تھا اسکو بسا اوقات نورِ نبوت کے قرب کی وجہ سے قرآنی آیت کا اس وقت میں الہام ہو جاتا تھا جبکہ امام یعنی نبی علیہ السلام وہ آیت لکھوانا چاہتے تھے۔ ایک دن اسنے خیال کیا کہ مجھ میں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں کیا فرق ہے۔ مجھے بھی الہام ہوتا ہے۔ اس خیال سے وہ ہلاک کیا گیا۔" (ضرورۃ الامام صفحہ ۲۰)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان خوبیوں کا ذرا تفصیل سے ذکر اپنی تصنیف ضرورۃ الامام میں فرمایا ہے۔

انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا نتیجہ

ایف ایس سی (پری میڈیکل گروپ)

خلاصہ:-

تعداد طلباء جو شریک امتحان ہوئے ۲۶
تعداد طلباء جو کامیاب قرار پائے۔ ۲۰
تعداد طلباء جن کے نتیجہ کا بعد میں اعلان ہوگا ۲
تعداد طلباء جن کو کمپارٹمنٹ ملی ۲

رول نمبر	نام طالب علم	نمبر حاصل کردہ
۲۸۶۱۵	لئیق احمد	۵۶۳
۲۸۶۱۶	سردار لطیف احمد	۵۱۰
۲۸۶۱۷	مجیب اللہ	۵۳۷
۲۸۶۱۹	خالد پرویز	۶۰۶
۲۸۶۲۰	مبارک احمد شاہ ترمذی	۵۹۳
۲۸۶۲۱	عبدالحمید	۵۴۹
۲۸۶۲۳	سعید اختر	۵۱۶
۲۸۶۲۵	محمد عالم ورک	۷۰۳
۲۸۶۲۶	محمد ایوب شاہ	۵۶۱
۲۸۶۲۷	محمد بخش صوبجی	۵۹۲
۲۸۶۲۹	مطیع الرحمٰن	۴۸۴
۲۸۶۳۰	محمد ظفر اقبال	۵۷۵
۲۸۶۳۱	عطاء الرحمٰن	۵۳۹
۲۸۶۳۲	محمد حفیظ	۵۴۳
۲۸۶۳۳	عبدالرؤف	۵۴۹
۲۸۶۳۵	کمال الدین احمد	۴۵۹
۲۸۶۳۷	ملک خلیل احمد ناصر	۵۰۳
۲۸۶۳۸	،، عبدالحمید طاہر	۴۹۹
۲۸۶۳۹	خان عمید الرحمٰن طاہر	۴۱۵
۲۸۶۴۱	محمد شبیر	۵۴۸
۲۸۶۲۴	محمد اجمل تنویر	نتیجہ بعد میں
۲۸۶۳۴	محمد یونس	نتیجہ بعد میں
۲۸۶۱۸	شفیق احمد قیصر	کمپارٹمنٹ کیمسٹری
۲۸۶۴۰	مبشر احمد خان	،، بیالوجی

ایف ایس سی (نان میڈیکل)

تعداد طلباء جو شریک ہوئے ۵۰
تعداد طلباء جو کامیاب قرار پائے۔ ۲۷
تعداد طلباء جن کو کمپارٹمنٹ ملی۔ ۶

رول نمبر	نام طالب علم	نمبر حاصل کردہ
۳۰۹۴۸	نذیر احمد مبشر	۴۹۴
۳۰۹۴۹	انیس احمد	۵۴۵
۳۰۹۵۲	عبدالباسط	۵۱۰
۳۰۹۵۳	وسیم احمد طارق	۵۲۲
۳۰۹۵۸	محمد اسلم	۵۰۲
۳۰۹۶۳	محمد شریف	۴۹۱
۳۰۹۶۴	محمد اسلم زاہد	۵۲۶
۳۰۹۶۵	مبارک احمد	۵۷۶
۳۰۹۶۶	مجید احمد	۶۰۴
۳۰۹۶۷	محمود احمد	۷۲۸
۳۰۹۶۸	صابر حسین راجہ	۶۱۳
۳۰۹۶۹	افضال مہدی	۶۳۳
۳۰۹۷۰	بشیر احمد جاوید	۵۶۲
۳۰۹۷۲	فیض احمد	۵۱۲
۳۰۹۷۳	نیاز محمد	۵۵۱
۳۰۹۷۴	مبارک احمد	۵۲۴
۳۰۹۷۶	خلیل احمد	۴۷۷
۳۰۹۷۹	نذر محمد	۵۹۳
۳۰۹۸۰	منصور احمد انور	۵۳۶
۳۰۹۸۱	محمود احمد	۶۲۴
۳۰۹۸۳	محمد حنیف بٹ	۵۸۲
۳۰۹۸۵	محمد رشید منصور	۵۵۵
۳۰۹۸۶	محمد ارشد	۵۰۰
۳۰۹۹۰	ناصر احمد طاہر	۵۲۷
۳۰۹۹۱	منور احمد	۵۳۳
۳۰۹۹۲	ایم محمد لقمان	۵۲۸
۳۰۹۹۳	عبدالوحید	۶۵۷
۳۰۹۶۱	ملک طارق بشیر	کمپارٹمنٹ انگلش
۳۰۹۶۲	منصور احمد ناصر	،، ،،
۳۰۹۷۱	اللہ دتہ صوبجی	،، ریاضی
۳۰۹۷۵	محمد بوٹا	کمپارٹمنٹ انگلش
۳۰۹۷۸	مبشر احمد	،، کیمسٹری
۳۰۹۹۵	ناصر احمد عتیق	،، انگلش

ایف اے (آرٹس گروپ)

خلاصہ:-

تعداد طلباء جو شریک امتحان ہوئے ۱۰۴
تعداد طلباء جو کامیاب قرار پائے ۳۲
تعداد طلباء جن کے نتیجہ کا بعد میں اعلان ہوگا ۶
تعداد طلباء جن کمپارٹمنٹ ملی ۲۶

رول نمبر	نام طالب علم	نمبر حاصل کردہ
۳۹۳۳۷	طاہر احمد قریشی	۴۴۸
۳۹۳۴۲	محمود اکبر	۴۳۰
۳۹۳۴۳	ناصر احمد	۴۶۹
۳۹۳۴۴	مشتاق احمد	۴۷۳
۳۹۳۴۵	ریاض احمد چٹھہ	۴۱۵
۳۹۳۵۰	محمود احمد خان	۳۸۴
۳۹۳۵۲	احمد بخش گوندل	۴۱۶
۳۹۳۵۹	محمد ریاض علی خان	۴۷۲
۳۹۳۶۱	مولا بخش	۵۲۰
۳۹۳۷۰	سلطان احمد	۵۱۷
۳۹۳۷۳	بشارت احمد	۵۵۰
۳۹۳۷۶	مسعود احمد خان	۴۸۶
۳۹۳۸۱	وسیم احمد کاہلوں	۵۱۵
۳۹۳۸۳	نعیم احمد	۵۲۵
۳۹۳۸۷	عبدالستار خان	۷۰۶
۳۹۳۸۹	رائے محمد سلطان	۴۸۰
۳۹۳۹۰	مظہر علی	۵۰۴
۳۹۳۹۶	عثمان نعیم احمد	۵۱۲
۳۹۴۰۱	اعجاز احمد ورک	۴۳۸
۳۹۴۰۳	محمد حنیف	۴۳۷
۳۹۴۰۷	افتخار احمد	۵۰۷
۳۹۴۰۸	اقبال احمد	۴۸۴
۳۹۴۰۹	اللہ یار	۴۷۳
۳۹۴۱۱	مسعود احمد سندھی	۴۵۳
۳۹۴۱۲	رب نواز	۴۸۳
۳۹۴۱۴	محمد نواز خاں	۵۹۹
۳۹۴۲۲	محمد فضل خان	۴۵۲
۳۹۴۲۴	منیر احمد جاوید	۵۶۲
۳۹۴۲۸	غلام مرتضیٰ	نمبر بعد میں
۳۹۴۲۹	رانا عبدالستار طاہر	۶۱۸
۳۹۴۳۵	سید محمد شفیق	۵۸۵
۵۰۱۶۹	محمد سمیع طاہر	۵۰۴
۳۹۳۵۷	منصور احمد شاہد	نتیجہ بعد میں
۳۹۴۱۹	خالد محمود	،،
۳۹۴۲۰	ریاض احمد	،،
۳۹۴۳۱	محمد انور	،،
۳۹۴۳۴	مختار احمد	،،
۳۹۴۳۶	بشارت احمد	،،
۳۹۳۳۴	بشارت احمد	انگلش
۳۹۳۳۶	سلطان احمد	،، شماریات
۳۹۳۳۸	سید ناصر احمد ناصر	،، انگلش
۳۹۳۴۶	ادریس احمد	،، ،،
۳۹۳۴۷	عثمان اکبر	،، ،،
۳۹۳۴۸	محمد ریاض مرزا	،، ،،
۳۹۳۵۶	عبداللطیف	،، اکنامکس
۳۹۳۶۲	انیس احمد داؤد	،، انگلش
۳۹۳۶۵	محمد حلیم	،، ،،
۳۹۳۶۷	محمد سلیم	،، ،،
۳۹۳۶۸	محمد اعظم	،، ،،
۳۹۳۶۹	امان اللہ باجوہ	،، ،،
۳۹۳۷۷	مظفر احمد خان	،، ،،
۳۹۳۷۸	راجہ محمود احمد	،، اکنامکس
۳۹۳۸۶	محمد انور	،، انگلش
۳۹۴۰۱	محمد اسلم	،، اکنامکس
۳۹۴۰۴	ظہور احمد	،، ،،
۳۹۴۱۰	غلام محمد	،، انگلش
۳۹۴۱۳	مطلوب احمد	،، ،،
۳۹۴۱۶	بشیر احمد	،، ،،
۳۹۴۱۷	محمد صادق	،، ،،
۳۹۴۱۸	رائے احمد شفیع	،، ،،
۳۹۴۲۳	اعجاز احمد شکیل	،، شماریات
۳۹۴۲۵	نعیم احمد علوی	،، انگلش
۳۹۴۲۷	عبدالستار نیازی	،، ،،
۳۹۴۳۳	فقیر سعید احمد	

(قائم مقام پرنسپل)

ضروری اعلان

(۱) بیرونی جماعتوں سے وفات یافتہ موصی احباب کی جو نعشیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفنانے کے واسطے لائی جاتی ہیں۔ وہ بالعموم تابوت میں بند تو ہوتی ہیں۔ لیکن بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ مرحومین کے ورثاء تابوت کے سائز کا خیال نہیں رکھتے اور طول و عرض اور اونچائی کے لحاظ سے بہت بڑے بڑے اور وزنی تابوت بنواتے ہیں۔ جن کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ بلکہ جنازہ اٹھانے والے اور تدفین میں مدد کرنے والے احباب کے لئے ایک تکلیف دہ بات بن جاتی ہے۔ جہلاء اور دین سے ناواقف لوگوں میں تو یہ خیال پایا جاتا ہے کہ فرشتے جب قبر میں دفن شدہ شخص سے حساب لینے کے لئے آتے ہیں تو اسے بٹھا کر حساب لیتے ہیں اس لئے وہ بہت اونچا اور لمبا چوڑا تابوت بنواتے ہیں۔ تاکہ مردہ آسانی سے بیٹھ سکے۔ لیکن ہم احمدی تو ایسی باتوں کے قائل نہیں ہیں۔ اس لئے ہمیں تدفین وغیرہ کے اخراجات میں اسراف سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ اور سوائے اسکے کہ کوئی نعش وغیرہ معمولی طور پر لحیم و جسیم ہو تابوت کا بیرونی سائز اس سے زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔

لمبائی سوا چھ فٹ۔ چوڑائی پونے دو فٹ۔ بلندی درمیان سے ڈیڑھ فٹ اطراف سے ۱ فٹ۔

معمولی اور درمیانہ جسم کی نعش کے لئے اس سے زیادہ سائز کا تابوت بیکار بھی ہے اسراف بھی ہے اور میت کو اٹھانے والوں کے لئے تکلیف دہ بھی۔ اس لئے تابوت بنواتے وقت سائز کا خیال رکھا جائے جو اوپر درج کیا گیا ہے۔

اسی سلسلہ میں دو تین باتیں اور بھی عرض کر دینا ضروری ہیں۔ جنکی طرف دوست توجہ نہیں فرماتے۔ اور وہ یہ ہیں۔

(۱) جو میت بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کے واسطے لائی جائے۔ اسکی منظور شدہ وصیت کا سرٹیفکیٹ اس کے ورثاء کے پاس ہونا چاہیئے جو آتے ہی دفتر بہشتی مقبرہ میں دے دیں۔ اس بارے میں رسالہ الوصیت میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد ہے کہ

"جب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کوئی میت اس قبرستان میں دفن کرنے کے واسطے لائی جائے تو ضروری ہوگا کہ وہ سرٹیفکیٹ انجمن کو دکھلایا جائے۔"

(ضمیمہ الوصیت صفحہ ۲۷)

پس اگر کسی دوست کے پاس جس کی وصیت منظور شدہ ہے۔ سرٹیفکیٹ نہیں ہے تو حضور کے اس ارشاد کی تعمیل کے لئے اُن پر لازم ہے کہ بلا توقف دفتر میں اطلاع دے کر اسکی مصدقہ نقل حاصل کریں۔ اگر ورثاء کے پاس موصی مرحوم کی وصیت کی منظوری کا سرٹیفکیٹ نہیں ہوگا اور اس وجہ سے دفتر مرحوم کی نعش کو بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے سے عذر کر دے تو دفتر کا عذر قابل اعتراض نہ ہوگا

(۲) موصی کی وفات کی اطلاع مناسب ذریعہ سے (مثلاً بذریعہ تار یا ٹیلیفون یا آدمی بھیجکر) فوراً کر دینا چاہیئے کہ کب اور کس وقت اور کس ذریعہ سے نعش کو دفن کرنے کے لئے ربوہ لایا جا رہا ہے۔ اگر کوئی آدمی بھیجا جائے تو ایسا بھیجنا چاہیئے جو مرحوم کی وصیت کے حسابات کے متعلق نعش کے پہنچنے سے پہلے افہام و تفہیم اور ورثاء کی پوری نمائندگی کر سکے۔ اور اگر ورثاء نے مقامی طور پر ہی مرحوم کو دفن کر دیا ہو تو پھر بھی بذریعہ خط دفتر کو مرحوم کی تاریخ وفات کی اطلاع کر دی جائے۔ اور یہ بھی لکھا جائے کہ مرحوم کو مقامی طور پر "امانتاً" دفن کیا گیا ہے یا مستقل طور پر۔

(۳) بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کرنے کے لئے مرحوم کی نعش کو لاتے وقت ورثاء کا فرض ہے۔ کہ مرحوم کے ذمہ وصیت کا اگر کوئی بقایا ہو تو اس کی ادائیگی کا انتظام کر کے تشریف لائیں خواہ بقایا حصہ آمد کا ہو یا حصہ جائیداد کا۔ تاکہ متعلقہ دفتر کے مطالبہ پر انہیں پریشانی نہ ہو۔ اور تا تدفین سے پہلے مرحوم کے ذمہ جو سلسلہ کا حق ہو اس حق کی ادائیگی کر کے وہ سبکدوش ہو جائیں۔

مقامی جماعتوں کے عہدہ داروں کا فرض ہے کہ وہ احباب جماعت کو ان ضروری ہدایات سے آگاہ رکھیں موت ہر ایک کے لئے مقدر ہے اور کوئی پتہ نہیں کہ کب کسی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آ جائے۔ کل من علیہا فان ہ و یبقٰی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ۔ ربوہ)

کامیاب ہونیوالے طلباء اور طالبات کی خدمت میں

مبارکباد

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن طلباء اور طالبات کو انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں کامیاب فرمایا ہے۔ ان کی خدمت میں وکالت مال تحریک جدید تہ دل سے مبارکباد عرض کرتے ہوئے ان سب کے لئے دعا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو آئندہ روحانی و جسمانی ترقیات کا پیش خیمہ بنا کر انہیں اپنے خاص فضلوں اور برکتوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔ ایسے موقعہ پر سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد مبارک حسب ذیل ہے:-

"امتحان میں پاس ہوتے پر خانہ خدا (مساجد ممالک بیرون) کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ دیا کریں۔"

کامیاب ہونے والے طلباء اور طالبات اور ان کے والدین اور سرپرست حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد مقدس کی تعمیل میں تعمیر مساجد ممالک بیرون کے چندہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ویسٹ پاکستان ایگریکلچرل یونیورسٹی لائل پور

کورس B.Sc. داخلہ تھرڈ ایئر کلاس۔ قابلیت کم از کم F.Sc. (ایگریکلچر) یا کسی سیکنڈری بورڈ سے الیف۔ ایس سی پری میڈیکل۔ کم از کم سیکنڈ ڈویژن۔ عمر ۱/۹/۶۶ کو ۲۰ سال سے زائد نہ ہو۔ مجوزہ فارم برائے درخواست ڈین فیکلٹی آف ویٹرنری سائنس کے دفتر سے۔ آخری تاریخ ۲۷/۹/۶۶۔ انٹرویو ۲۹/۹/۶۶۔ ۹ بجے صبح۔ اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لائیں

(پ۔ ر۔ ٹ ۲۲/۹/۶۶)

کیڈٹ کالج حسن ابدال جماعت ہشتم میں داخلہ

امیدوار ساتویں کا امتحان پرائیویٹ پاس کر چکا ہو۔ فارم درخواست کالج دفتر سے۔ آخری تاریخ ۱/۱۰/۶۶ عمر ۱/۴/۶۷ کو ۱۲ سال سے کم نہ ہو ۱۳ سال سے زائد نہ ہو۔ ۱ پ۔ ٹ (۲۳/۹/۶۶)

(ناظر تعلیم)

اعلان نکاح

مکرمی نثار احمد صاحب جاوید ولد خادم حسین صاحب چک ۴۳ جنوبی۔ ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا کا نکاح مکرم طاہرہ ورک صاحبہ بنت چوہدری سلطان علی صاحب ورک کے ساتھ بعوض حق مہر مبلغ دس ہزار روپیہ مکرم سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مورخہ ۱۷/۹/۶۶ کو مسجد احمدیہ سیالکوٹ شہر میں پڑھا۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد عبد اللہ۔ زعیم انصار اللہ ۴۴ جنوبی ضلع سرگودھا)

درخواست ہائے دعا

۱۔ برادرم محمد رفیق صاحب طالبعلم بی۔ اے تعلیم الاسلام کالج ربوہ آج کل اپنے گاؤں دھنی دیو میں بعارضہ اپنڈے سائٹس بیمار ہیں احباب شفایابی کے لئے دعا فرماویں۔

(سید عبد السلام معلم وقف جدید دھنی دیو)

۲۔ خاکسار آج کل پریشانی کی وجہ سے آزمائش میں سے گذر رہا ہے۔ نیز خاکسار کا بڑا لڑکا چند روز سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

(صوفی محمد ابراہیم بنگوی جالندھری حال غلہ منڈی سرگودھا)

دعائے مغفرت

برادرم ماسٹر قادر بخش خاں صاحب سکنہ بستی بزدار جو پارٹیشن سے پہلے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں پڑھاتے رہے ہیں عرصہ تک بیمار رہنے کے بعد بتاریخ ۱۶/۹/۶۶ بروز جمعہ چھوٹے چھوٹے چھ بچے اور ایک بیوہ چھوڑ کر وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کی مغفرت بلندی درجات کے لئے اور مرحوم کے پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے دعا فرمادیں۔ خاکسار علی محمد ریٹائرڈ ہیڈ ٹیچر برادر حقیقی ماسٹر قادر بخش خانصاحب مرحوم)

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۴۵۳:-

میں محمد علی ولد گھنڈا صاحب قوم جٹ پیشہ تجارت عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۵۹ء ساکن محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۸/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

اس وقت میری جائداد غیر منقولہ و منقولہ حسب ذیل ہے۔

۱- چار کنال چھ مرلہ زمین واقع موضع چھنیاں متصل ربوہ میری ملکیتی زمین موجود ہے یہ زمین سکنی ہے جس کی قیمت ۱۲۳۵/ روپے ہے۔

۲- اس کے علاوہ میرا ایک عدد پختہ مکان واقعہ محلہ دارالرحمت وسطی جس کا رقبہ ایک کنال ہے اس کا قطعہ اور بلاک نمبر ۲/۴ ہے۔ جو میری ملکیت ہے۔ اس کی اندازاً اس وقت قیمت آٹھ ہزار روپے ہے

۳- بذریعہ تجارت مجھے ۸۰/- روپے ماہوار کی آمد ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری وفات پر اگر کوئی اور جائداد یا نقدی ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ وارث ہوگی آمد کی کمی بیشی کی صورت میں اس کے مطابق ادائیگی کروں گا۔ میری یہ وصیت صدر انجمن کی منظوری حاصل سے شروع ہو یعنی اس پر عمل درآمد ہو۔

(چندہ شرط اول ۵/۰۰)

العبد:- محمد علی محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ
گواہ شد:- محمد یوسف ولد محمد علی محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ۔
گواہ شد:- جلال الدین ولد عبدالستار مرحوم۔

مسل نمبر ۱۸۴۵۴:-

میں رشیدہ بیگم زوجہ جمیل احمد جاوید قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۷ ½ سال پیدائشی احمدی ساکن چاہ بوہڑ والا ڈاک خانہ ملتان ضلع ملتان۔ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۶/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر مبلغ پانچ صد روپے ہے جو کہ میں نے بصورت زیورات اپنے خاوند سے وصول کر لیا ہوا ہے

۲- میرا زیور بتفصیل ذیل ہے:-

۱- گلوبند ایک عدد وزن ۲ تولہ
۲- کانٹے ایک جوڑی وزن ½ ۱ تولہ
۳- کڑے ایک جوڑی وزن ۳ تولہ
۴- انگوٹھیاں ۵ عدد وزن ½ ۱ تولہ
۵- بالیاں ایک جوڑی وزن ۹ ماشہ

جملہ وزن ½ ۸ تولہ۔ کل قیمت مبلغ ۱۰۲۵/۵۰ روپے۔

۳- میری ماہوار آمدنی بصورت تنخواہ نائب معلمہ مبلغ ۱۲۸/- روپے ہے

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنی جائداد مندرجہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جاوے۔ (چندہ شرط اول ۶/۵۰ آنے)

الامتہ:- رشیدہ بیگم۔ زوجہ جمیل احمد بقلم خود

مکان نمبر ۳ محلہ چاہ بوہڑ والا۔ ملتان چھاؤنی
گواہ شد:- جمیل احمد جاوید۔ بقلم خود
گواہ شد:- عبدالرؤف سیکرٹری وصایا ضلع ملتان

مسل نمبر ۱۸۴۵۵:-

میں محمد اکرم بٹ ولد چوہدری عبدالرحمن صاحب قوم بٹ پیشہ طالب علمی عمر ۱۲ سال پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ ڈاک خانہ خاص ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۷/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میرے نام کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں طالب علم ہوں اور مجھے بڑے بھائی صاحب کی طرف سے مبلغ تیس روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ باقاعدہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں داخل کرتا رہوں گا۔ میری وفات پر اگر کوئی جائداد ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ وصیت ہذا تاریخ منظوری سے نافذ سمجھی جاوے۔

(چندہ شرط اول ۵۰- روپیہ)

العبد:- محمد اکرم بٹ مذکور اوکاڑہ
گواہ شد:- محمد شریف بقلم خود سیکرٹری وصایا
گواہ شد:- محمد اقبال نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ اوکاڑہ۔

مسل نمبر ۱۸۴۵۶:-

میں رضیہ بیگم زوجہ مشتاق احمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ ڈاک خانہ خاص ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ مئی ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے:-

۱- حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔

۲- نقد مبلغ یک صد پچاس روپیہ ایک مشین سلائی جاپانی قیمتی ۱۲۵/- روپے زیورات طلائی کانٹے ایک جوڑی۔ وزن ایک تولہ ۷ ماشہ ۱۹۰/- روپے طلائی پینڈل ایک عدد وزن ایک تولہ ۶ ماشہ قیمتی ۱۸۰/- روپے۔ طلائی انگشتری ۲ عدد وزن ۶ ماشہ قیمتی ۶۰/- روپے سونا اکٹھا وزن ایک تولہ ۵ ماشہ قیمتی ۱۷۰/- کل رقم زیورات و مشین و نقد و حق مہر مبلغ ۱۹۱۹/- روپے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے علاوہ میری وفات پر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس کے علاوہ مجھے میرے خاوند سے مبلغ ۱۵/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتے ہیں اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کو تا زیست خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتی رہوں گی۔ نیز یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے قابل عمل ہے۔

الامتہ:- رضیہ بیگم۔
گواہ شد:- شیخ مشتاق احمد خاوند موصیہ
گواہ شد:- محمد شریف بقلم خود سیکرٹری وصایا۔ اوکاڑہ

مسل نمبر ۱۸۴۵۷:-

میں مسمی مہر دین ولد گھنڈو قوم ارائیں پیشہ زمینداری عمر ۶۰/- سال پیدائشی احمدی ساکن ۹۶ گ ب۔ ڈاک خانہ چک ۱۰ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد مندرجہ ذیل ہے:-

۱- ½ ۱ ایکڑ اراضی واقع چک ۹۶ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور مالیتی تین ہزار روپیہ

۲- ایک عدد پرانا کمرہ مالیتی تین صد روپیہ۔ میں مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد یا آمد نہیں ہے۔

اس کے علاوہ کبھی کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- مہر دین بقلم خود
گواہ شد:- بقلم خود بشیر احمد پریذیڈنٹ چک ۹۶ گ ب
گواہ شد:- علی محمد سیکرٹری تعلیم چک ۹۶ گ ب

سیالکوٹ کے احباب
الفضل کا تازہ پرچہ
مکرم خواجہ اللہ دتہ صاحب ایجنٹ روزنامہ الفضل
تدھی بازار سیالکوٹ سے
حاصل کریں (مینیجر)

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کی خریداری بڑھانے کے نیک کام میں تعاون فرمائیے (قائد اشاعت انصار اللہ مرکزیہ)

ہر قسم کی نیکیاں محض خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے کرو

نیکیاں بجالانے میں کوئی دنیوی منفعت اپنے سامنے نہ رکھو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ (بقرہ آیت ۲۶۴) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس نصیحت کے بعد کہ خواہ کوئی دین کے لئے چندہ دے یا ان لوگوں کے لئے مالی قربانی کرے جو دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرنے اور ہجرت کرکے مرکز میں آجاتے ہیں یا غرباء کی اعانت کے لئے مالی خرچ کرے انسان کو یہ نہیں چاہیئے کہ وہ انہیں طعنہ دے کہ تم ہمارے چندہ پر پلتے ہو اور اس طرح ان کو اذیت پہنچانے کا موجب بنے۔ یا یہ کہے کہ ہم نے تم سے فلاں وقت یہ سلوک کیا تھا اور ان پر احسان جتانے لگ جائے اب بتاتا ہے کہ اس سے تو یہ بہتر ہے کہ انسان اپنے منہ سے کوئی کلمۂ خیر ہی کہہ دیا کرے۔ مثلاً کوئی سائل آیا تو اس سے کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی ضرورت کو پورا کرے اور آپ کے لئے اپنے فضل کے دروازے کھولے۔ اس طرح نرمی اور محبت کے ساتھ سائل کو ٹلا دے اور اس کے ساتھ پوری غمخواری اور اظہار ہمدردی کرے۔

اور مغفرت کا لفظ استعمال کرکے اس طرف توجہ دلائی کہ تم سے اگر کوئی شخص مدد مانگتا ہے یا اپنی کوئی حاجت تمہارے سامنے پیش کرتا ہے تو تمہارا فرض ہے کہ تم پردہ پوشی سے کام لو۔ یہ نہ ہو کہ جگہ جگہ اس کی مالی کمزوری اور احتیاج کا ذکر کرتے پھرو۔ اسیطرح اس آیت کے یہ بھی معنے ہیں کہ امر بالمعروف یا عبادت لسانی یا دعا کر دینا اور لوگوں کے گناہ معاف کر دینا اس صدقہ سے زیادہ بہتر ہیں جس کے بعد ایذا رسانی کا سلسلہ شروع ہو جائے۔ یعنی ایسی نیکیاں بجالانا جو جسمانی یا عقلی ہیں تمہارے لئے زیادہ اچھا ہے بہ نسبت اس کے تم ایصالِ خیر کی طرف قدم بڑھاؤ مگر کرنہ سکو۔

وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ میں اس طرف اشارہ کیا کہ اگر روپیہ دے کر تم مَنّ اور اذیٰ کے بغیر نہیں رہ سکتے تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ غنی ہے۔ اسے تمہارے روپے کی کوئی ضرورت نہیں۔ وہ تمہاری جگہ اور لوگوں کو کھڑا کر دے گا۔ جو تم سے بہتر خدمت دین کرنے والے ہوں گے۔ اور حلیمٌ میں اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ گو وہ تمہاری خدمتوں سے بے نیاز ہے مگر اس کے حلم نے تقاضا کیا کہ وہ تم پر رحم کرے اور تمہیں ہلاکت سے بچائے۔ چنانچہ اس نے ان احکام کے ذریعے تمہاری جنت کو تمہارے قریب کر دیا ہے اب یہ تمہارا کام ہے کہ تم چاہو تو اس کی صفت غنا کے ماتحت آجاؤ۔ اور چاہو تو اس کی صفت حلیم سے فائدہ اٹھاؤ۔ اور ہر قسم کی نیکیاں محض خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے کرو کوئی دنیوی منفعت اپنے سامنے نہ رکھو۔"

(تفسیر سورہ بقرہ ص۶۰۴ تا ۶۰۶)

—*—

نئی کابینہ کے چھ وزراء نے حلف اٹھالیا

لاہور ۲۶ ستمبر۔ مغربی پاکستان کی چھ رکنی کابینہ نے کل صبح گورنر ہاؤس میں اپنے عہدہ کا حلف اٹھالیا۔ نئی کابینہ میں ملک خدا بخش، میاں محمد یاسین خان وٹو، مسٹر محمد خان جنیجو، مسٹر محمد علی ہوتی، مخدوم حمید الدین۔ اور بیگم زاہدہ خلیق الزمان کو شامل کیا گیا ہے یہ تمام وزراء سابق کابینہ میں بھی شامل تھے حلف اٹھانے کی رسم گورنر جنرل محمد موسےٰ کے سامنے ادا کی گئی۔

باخبر ذرائع کے مطابق نئی کابینہ میں جلد ہی چار ارکان کا اضافہ کیا جائے گا اس طرح سابقہ روایت کے مطابق نئی کابینہ بھی دس وزیروں پر مشتمل ہوگی۔

خیال ہے کہ گورنر محمد موسےٰ اپنے دورۂ کوئٹہ کے بعد نئے وزراء کے ناموں کا اعلان کریں گے۔

میری حکومت کا مقصد عوام کی خوش حالی اور فلاح و بہبود ہے

گورنر مغربی پاکستان جنرل موسےٰ کی پہلی پریس کانفرنس

لاہور ۲۶ ستمبر۔ گورنر مغربی پاکستان جنرل محمد موسےٰ نے اعلان کیا ہے کہ ان کی حکومت قومی سالمیت اور عوامی فلاح کے لئے کام کرے گی اور عوام کی اقتصادی و سماجی حالت بہتر بنانے کے لئے مؤثر تدابیر اختیار کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ صوبہ میں غنڈہ گردی کا انسداد کیا جائے گا اور کسی شخص کو بھی قانون سے بالا نہیں سمجھا جائے گا وہ کل گورنر ہاؤس میں پہلی پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔

جنرل محمد موسےٰ نے بتایا کہ انہوں نے یہ کانفرنس پریس سے رابطہ قائم کرنے اور انسانی تعلقات استوار کرنے کے لئے بلائی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ نئے عہدے کا چارج سنبھالنے کے بعد وہ گذشتہ دس روز سے صوبے کے مسائل کے متعلق واقفیت حاصل کر رہے ہیں۔ اس لئے اس موقعہ پر خاص سوالات کا جواب نہیں دیں گے۔

جنرل محمد موسےٰ نے بتایا کہ صوبہ میں دس رکنی کابینہ کام کرے گی۔ جس میں سے چھ وزراء کا تقرر عمل میں آچکا ہے اور باقی چار وزراء بہت جلد مقرر کر دیئے جائیں گے۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ نئے وزراء کا تقرر عمل میں آچکا ہے اور باقی چار وزراء بہت جلد مقرر کر دیئے جائیں گے۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ نئے وزراء میں سابق کابینہ کا مزید کوئی رکن شامل نہیں کیا جائے گا۔

انہوں نے کہا کابینہ کی ترتیب میں اس بات کو ملحوظ رکھا جائے گا کہ تمام علاقوں کو نمائندگی دی جائے۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ نئے وزراء کی تقرری کے ساتھ ہی پارلیمانی سیکرٹریوں کا تقرر بھی عمل میں لایا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ وزراء کے درمیان محکموں کی تقسیم کے سلسلہ میں سابقہ روایت برقرار رکھیں گے۔

جنرل موسیٰ نے قومی پریس کو شاندار خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ اخبارات کو قومی مسائل حل کرنے کے لئے رائے عامہ کو ہموار کرنے کا عمل جاری رکھنا چاہیئے۔ انہوں نے پاک بھارت جنگ میں پریس کے کردار کی پرزور تعریف کرتے ہوئے کہا کہ اخبارات نے اس مشکل وقت میں عوام کے حوصلہ کو بلند رکھا۔ انہوں نے یقین دلایا کہ وہ اخبارات اور پریس ورکرز کے مسائل میں دلچسپی لیں گے۔

جنرل محمد موسےٰ نے کہا کہ موجودہ حالات میں ہمارا اولین مقصد ملک کی سالمیت کو برقرار رکھنا ہے اور اسے ان تمام عناصر سے محفوظ رکھنا ہے جو پاکستانی عوام کی حب الوطنی اور ہماری مسلح افواج کی طاقت کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کرتے ہوں۔ قومی زندگی کے اس نازک دور میں ہماری سب سے بڑی خوش قسمتی ہے کہ ہمیں فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی قیادت حاصل ہے جو برسر اقتدار آنے کے بعد اب تک ملک کی بے لوث خدمت کر رہے ہیں۔ سرحو ڈ(?) اور ہر گام میں صدر ایوب کی مدد درکار ہوگی۔ میں گورنر کی حیثیت میں پاکستان کی سالمیت استحکام اور عوامی خوشحالی کے لئے صدر ایوب کے نیک مقاصد کی تکمیل کے لئے کام کروں گا۔

گورنر موسےٰ نے یقین دلایا کہ ان کی حکومت کا اولین مقصد عوام کی خوشحالی و بہبودی ہے۔ اور وہ اس کے حصول کے لئے ہر ممکن جدوجہد کریں گے۔ انہوں نے اخبارات اور باشعور لوگوں اور سماجی کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ قومی مقاصد کے حصول کی کوشش کریں۔ گورنر نے مختلف سوالات کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ ان کی حکومت صوبے میں قانون کی بالادستی قائم کرے گی اور کسی شخص کو بھی قانون سے بالاتر نہیں سمجھا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ صوبے میں امن عامہ اور نظم ونسق کی صورت حال تسلی بخش ہے تاہم جرائم اور غنڈہ گردی پر قابو پانے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں گے۔

انہوں نے بتایا کہ مختلف معاشرتی برائیوں کے انسداد کے لئے عوام کو حکومت سے تعاون کرنا چاہیئے اور ہر شہری کو برائیوں کا استیصال کرنے کے لئے اپنے اخلاقی فرائض پورے کرنے چاہئیں اس سلسلہ میں اخبارات کو بھی سماجی برائیوں کے انسداد کے لئے مضبوط اور فعال رائے عامہ ہموار کرنی چاہیئے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴